۲۸ ربیعُ الاوّل ۱۴۴۲ھ کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط: 248)

اگر دوست قرضہ واپس نہ دے تو کیا کریں؟

- کیا ویڈیو شیئر نہ کرنے سے نقصان ہو جاتا ہے؟ 6
- کیا ایڈوانس پیسے دینا سُود میں داخل ہے؟ 20
- میت پر نوحہ کرنا حرام ہے 22
- کیا جوئیں مارنے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے؟ 24

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اگر دوست قرضہ واپس نہ دے تو کیا کریں؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۴ صَفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بے شک جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے مجھے بشارت دی: جو آپ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اللہ پاک اُس پر رَحمت بھیجتا ہے، اور جو آپ پر سلام پڑھتا ہے اللہ پاک اس پر سلامتی بھیجتا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اگر دوست قرضہ واپس نہ دے تو کیا کریں؟

سُوال: میرے دوست نے مجھ سے قرضہ لیا اور اب وہ واپس نہیں کر رہا، ایسی صورت میں مجھے کیا کرنا چاہیے؟

(SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: آپ کو چاہیے کہ اپنے دوست کو مہلت دیں، ہو سکتا ہے کہ وہ تنگدست ہو۔ جتنی مہلت دیں گے اتنا ثواب ملے گا۔ اگر معاف کر دیں گے تو آپ کو اور زیادہ ثواب ملے گا۔ پھر یہ آپ کے دوست بھی ہیں اور دوست تو پھر دوست ہوتا ہے!! ”احیاء العلوم“ میں ایک بزرگ کا واقعہ لکھا ہے کہ ان کے پاس ایک دوست حاضر ہوا اور کچھ پیسوں کا سُوال کیا۔ وہ بزرگ گھر کے اندر گئے اور اپنی بیوی سے کہا: اتنی اتنی رقم دے دو۔ اس کے بعد وہ رقم لا کر دوست کے حوالے کر دی۔ اس کے جانے کے بعد گھر میں آ کر رونے بیٹھ گئے۔ بیوی نے کہا: جب آپ کو اتنا صدمہ ہو رہا ہے تو اسے پیسے دیتے ہی

1 ......یہ رِسالہ ۲۸ رَبِیْعُ الْاَوَّل ۱۴۴۲ھ بمطابق 14 نومبر 2020 کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ کے شعبہ ”ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت“ نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت)

2 ......مسند امام احمد، عبد الرحمن بن عوف زھری، ۱/ ۴۰۷، حدیث: ۱۶۶۴۔

نہیں۔ ان بزرگ نے جواب میں بڑی پیاری بات کہی: ”میں اس لئے نہیں رو رہا کہ میرے پیسے چلے گئے، بلکہ میں تو اس لئے رو رہا ہوں کہ میں نے اپنے دوست کی خبر کیوں نہیں رکھی، حتی کہ اسے میرے دروازے تک آنا پڑا، مجھے اس کے احوال کی خبر ہونی چاہیے تھی، تاکہ اس کے مانگے بغیر اس کی ضرورت پوری کر دیتا۔“(1) جس نے قرض لیا اگر وہ جھوٹ بولتا ہے تو گناہ گار اور عذابِ نار کا حق دار ہو گا، کیونکہ وہ اپنے قرض خواہ کو دھوکا دے رہا ہے۔ ویسے ہی بغیر جھوٹ بولے صرف ٹرخانا بھی اچھی بات نہیں ہے، کیونکہ کسی بھی حال میں قرض تو ادا کرنا ہی پڑے گا، چاہے گھر کا ڈیکوریشن والا سامان ہی کیوں نہ بیچنا پڑے۔ اسی طرح گھر میں بہت سا اضافی سامان موجود ہوتا ہے، جیسے بعضوں کے گھروں میں اِستعمال کے علاوہ زائد کپڑے ہوتے ہیں، اسی طرح شوکیس (Showcase) پر اِستعمال کیا جانے والا سامان موجود ہوتا ہے جو بہت ہی قیمتی ہوتا ہے، لیکن صرف قرض دار کو ٹرخانے کے لئے اپنے آپ کو تنگدست کہہ رہے ہوتے ہیں، ایسا نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ قرضہ تو قرضہ ہے، کسی بھی صورت میں ادا تو کرنا ہی ہو گا۔

قرض دار کو مہلت دینا کیسا؟

سُوال: اگر کوئی قرض دار اپنے قرض خواہ کے بارے میں یہ جاننا چاہتا ہو کہ یہ تنگدست ہے یا نہیں؟ اگر تنگدست ہوا تو اسے معاف کر دوں گا، تو اسے کیا کرنا چاہیے؟ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: دوست کے بارے میں تو دوست کو معلومات ہوتی ہے کہ یہ کتنے پانی میں ہے۔ بعض اوقات آدمی تنگدست ہوتا ہے، لیکن سفید پوش ہوتا ہے اور بڑی مشکل سے گزراہ کر رہا ہوتا ہے۔ اس طرح کے بے شمار لوگ ملیں گے جو کپڑوں کے اعتبار سے سیٹھ لگتے ہیں، لیکن مہینے کی آخری تاریخوں میں ان کے حالات خراب ہو جاتے ہیں۔ مہینے کی ابتدائی تاریخوں میں یہ سیٹھ ہوتے ہیں، مہینے کے درمیان میں آہستہ آہستہ خرچہ ہوتا ہے اور آخری ایام میں کفایت شعاری سے کام لیتے ہیں۔ اگر کسی کا قرض دار تنگدست ہو اور اپنے گھر کا سامان بیچ کر قرض ادا کرنا چاہتا ہو تو اسے چاہیے کہ اپنے قرض دار کو یہ کہہ کر مہلت دے دے کہ ”یار تم اپنے گھر کا سامان نہیں بیچو! جب تمہارے پاس پیسے آجائیں تو دے دینا۔“ بلکہ

---

1 ......احیاء العلوم، کتاب ذم البخل وذم حبّ المال، حکایات الاسخیاء، ۳/۳۱۱۔ احیاء العلوم (مترجم)، ۳/۷۵۸۔

ہو سکے تو ایسے قرض دار کو قرضہ معاف کر دیں کہ جو اپنا سامان بیچ کر قرض ادا کرنا چاہتا ہو، کیونکہ احادیثِ مبارکہ میں قرض دار کو مہلت دینے یا قرضہ معاف کرنے کے فضائل بیان کئے گئے ہیں۔ اللہ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: ''جو تنگدست کو مہلت دے یا اس کا قرض معاف کر دے، اللہ پاک اسے اس دن اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن عرش کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا۔ ''[1] ایک اور روایت ہے: ''جس نے تنگدست کو مہلت دی یا اس کا قرض معاف کر دیا اللہ پاک اسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا۔''[2]

1000 گرام بتا کر 900 گرام کا پیکٹ بیچنا کیسا؟

سُوال: میرا چائے کی پتّی کا کام ہے، بعض اوقات Customer (یعنی گاہک) کمپنی کی پیک شدہ پتّی مانگتا ہے جو وَزْن میں کم ہوتی ہے، مثلاً کسی نے ایک کلو پتّی کا پیکٹ مانگا جس میں 900 گرام یا اس سے بھی کم پتّی ہو تو کیا اس کے بارے میں Customer کو بتانا ضروری ہو گا؟ (بابر مارکیٹ لانڈھی، کراچی سے پتّی کے بیوپاری کا سُوال)

جواب: شرعی مسئلہ یہ ہے کہ اگر وَزْن میں کمی ہو تو بتا کر بیچنا ہو گا،[3] کیونکہ کمپنی کی پیک شدہ چیزوں میں وَزْن کی کمی ہوتی ہے، اسی طرح جو لباس اور بنیان Ready made (یعنی سلے سِلائے) ملتے ہیں ان میں بھی چور سائز ہوتا ہے، یعنی جتنا سائز لکھا ہوتا ہے اتنا نہیں ہوتا۔ بہر حال! بیچنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ گاہک کو بتا دے کہ ''اس پیکٹ پر اگرچہ ''ایک کلو گرام'' لکھا ہوا ہے، لیکن عام طور پر ایک کلو گرام ہوتا نہیں ہے، اس سے کم بھی ہو سکتا ہے۔'' اس طرح بولنے سے ہو سکتا ہے کہ آپ کو یہ لگے کہ گاہک چلا جائے گا۔ یاد رکھئے! کوئی آپ کے ہاتھ سے تو چھین سکتا ہے، لیکن مقدّر سے نہیں چھین سکتا۔ مسلمان تو اپنے رب پر بھروسا رکھتا ہے۔ ہم اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مسلمان ہیں اور ہمیں اپنے رب پر بھروسا ہے، کیونکہ اللہ پاک کا فرمان ہے: ﴿ وَاللّٰہُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ﴾[4] (ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ کا رزق سب سے اچھا)۔

---

1 ...ترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی انظار المعسر والرفق بہ، ۳/۵۲، حدیث: ۱۳۱۰۔

2 ...مسند امام احمد، مسند الانصار، ۸/۳۶۷، حدیث: ۲۲۶۲۲۔

3 ...درمختار، کتاب البیوع، مطلب فی مسئلۃ المصراۃ، ۷/۲۲۹ ماخوذاً۔

4 ...پ۲۸، الجمعۃ: ۱۱۔

اللہ پاک ہمیں غیب سے روزی عطا کرے گا۔ اگر ہماری نیّت صاف ہو گی تو اِنْ شَآءَ اللہ منزل آسان ہو گی ورنہ ”نیت میں خطرہ تو جھولی میں پتھرا۔“

کس بکرے کی قربانی افضل ہے؟

سُوال: اگر کسی کے پاس ایسا بکرا ہو جس میں قربانی کے جانور کی شرائط ہونے کے ساتھ کوئی اَنوکھی بات ہو اور کوئی دوسرا فَربہ بکرا بھی ہو تو ان میں سے کس بکرے کو صدقہ کرنا زِیادہ افضل ہو گا؟

(ایک ویڈیو دکھائی گئی جس میں ایک بکرا اپنے منہ سے دروازہ کھول کر باہر آتا ہے)

جواب: فقہائے کِرام نے قربانی میں قیمتی اور فَربہ جانور ذبح کرنا افضل لکھا ہے۔ رہا صدقہ کرنا تو اب یہاں یہ دیکھا جائے کہ دینے والے کو فَربہ بکرے اور عقل مند بکرے میں سے کون سا پیارا لگتا ہے؟ جو پیارا لگتا ہے وہ صدقہ کرنا زیادہ افضل ہو گا، کیونکہ چوتھے پارے کی ابتدائی آیت میں ہے: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾[1] (ترجمۂ کنزالایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو)۔ اس آیتِ مبارکہ میں اپنی پسندیدہ چیز راہِ خدا میں دینے کا ذکر ہے۔ بعض اَوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ زیادہ قیمتی چیز کے مقابلے میں کم قیمت والی چیز زیادہ پسند ہوتی ہے تو اس صورت میں کم قیمت والی پسندیدہ چیز صدقہ کرنی چاہیے، کیونکہ راہِ خدا میں پیاری چیز دینے سے دل پر زیادہ بوجھ پڑتا ہے۔ مشہور صحابیٔ رسول حضرتِ سَیِّدُنا ابوذر غفاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے کسی نے عرض کی: ”حضور میں آپ کے پاس رہنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ایک شرط ہے کہ جب میں تمہیں اپنے مال میں سے خرچ کرنے کا کہوں تو میرے بہترین مال میں سے خرچ کرنا۔ اس شخص نے جواباً کہا: ٹھیک ہے۔ ایک دن کسی نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے کہا: فُلاں آبادی میں کچھ غربا رہتے ہیں۔ آپ نے خادم کو حکم فرمایا: میرے اُونٹوں میں سے سب سے بہترین اُونٹ کو نَحر کرو، اس کے گوشت کے حصّے بناؤ اور ان غریبوں میں تقسیم کر دو، جتنا حصّہ ان غریبوں کو ملے اس کے برابر ایک حصّہ اپنے گھر کے لئے بھی رکھ لینا۔ آپ کا یہ حکم سُن کر خادم ایک بہترین فَربہ اُونٹنی لے کر حاضر ہوا، آپ نے فرمایا: یہ سب سے بہتر تو نہیں ہے، اس سے بہتر ایک اونٹ ہے۔ اس

1 ......پ۴، آلِ عمران: ۹۲۔

نے عرض کی: جی ہاں! اس سے بہتر ایک اُونٹ موجود ہے۔ پھر اس اُونٹ کو نَحر کرکے تقسیم کر دیا گیا۔ جب اُونٹ تقسیم ہو گیا تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے خادم سے فرمایا: کیا تم اپنا وعدہ بھول گئے تھے کہ میرے مال میں سے بہترین چیز اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے؟ خادم نے عرض کی: حضور مجھے اپنا وعدہ یاد تھا اور وہ اُونٹ سب سے بہتر بھی تھا، لیکن چونکہ وہ اُونٹ آپ کے اِستِعمال میں تھا اس لئے میں نے سوچا کہ بانٹنا تو گوشت ہی ہے اور یہ اُونٹنی بھی فَربہ ہے، اگرچہ اس اُونٹ سے کم بہتر ہے، اس لئے میں اُونٹنی لے کر حاضر ہو گیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: کیا واقعی میری ضرورت کی وجہ سے وہ اُونٹ روک دیا تھا؟ اس نے کہا: جی ہاں! صرف آپ کی ضرورت کی وجہ سے روکا تھا، تاکہ آپ کو سواری میں پریشانی نہ ہو۔ یہ سُن کر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: میں بتاؤں کہ میری ضرورت کا دن کون سا ہے؟ اس نے کہا: ارشاد فرمائیے۔ فرمایا: میری ضرورت کا وقت وہ ہے جب میں قبر میں اکیلا رکھ دیا جاؤں گا۔ میں وہ کام کرنا چاہتا ہوں جو مجھے قبر میں کام آئے۔“[1]

بخشنے کی نسبت غیرِ خدا کی طرف کرنا کیسا؟

سُوال: جب لڑائی ہوتی ہے تو یوں کہا جاتا ہے: ”بخشوں گا نہیں“ حالانکہ بخشنے والی ذات تو صرف اللہ پاک کی ہے۔ ایسا کہنا کیسا؟ (چھوٹی بچی عائشہ بنت ناصر عطاری۔ نوریہ آباد، کراچی)

جواب: اگر کسی نے دوسرے کو کہہ دیا کہ نہیں بخشوں گا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں اَشعار کہتے ہوئے آپ کی طرف بخشنے کی نسبت کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

یہ وہی ہیں کہ بخش دیتے ہیں
کون ان جرموں پر سزا نہ کرے (حدائقِ بخشش)

اسی طرح اردو زبان میں بھی بطورِ محاورہ یہ لفظ اِستِعمال ہوتا ہے، جیسے کسی بڑے رُتبے والے کو کچھ کہنے سے پہلے

1 ......ابن عساکر، ابوذر الغفاری، ٦٦/٢٠٥-٢٠٦، رقم: ٨٤٩٥۔

www.dawateislami.net

یوں اجازت طلب کی جاتی ہے: "حضور جاں بخشی ہو تو کچھ عرض کروں؟" یا یوں کہتے ہیں: "جان کی اَمان پاؤں تو کچھ عرض کروں؟" ان الفاظ کو اللہ پاک کے عِلاوہ کسی اور کے لئے اِستعمال کرنے میں حرج نہیں ہے۔

شہرت کی وجہ سے کسی مزار کو صحابی کا مزار کہنا کیسا؟

سُوال: ہمارے شہر کے اَطراف میں ایک چھوٹا سا گاؤں ہے جہاں تین مزارات موجود ہیں اور ان کے بارے میں یہ بات مشہور ہے کہ وہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کے مزارات ہیں، لیکن یہاں رہنے والوں کو ان کے نام بھی معلوم نہیں ہیں۔ کیا انہیں صحابۂ کرام کے مزارات کہہ سکتے ہیں؟ (محمد اسامہ عطاری۔ چنیوٹ)

جواب: ان مزارت کے بارے میں اللہ پاک بہتر جانتا ہے۔ البتّہ ایک روایت کے مطابق حَجَّۃُ الْوَدَاع کے موقع پر میدانِ عرفات میں نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ایک لاکھ 14 ہزار صحابہ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ تھے۔[1] جبکہ جنّت البقیع میں کم و بیش 10 ہزار صحابہ کرام مدفون ہیں، باقی ایک لاکھ چار ہزار دین کی دعوت عام کرنے کے لئے دنیا بھر میں پھیل گئے تھے۔ اگر ان میں سے کوئی صحابی نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے پاکستان تشریف لائے ہوں تو اس میں تعجب والی بات نہیں ہے۔ ان مزارات کے بارے میں پہلی بار سنا ہے کہ یہ صحابہ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کے مزارات ہیں۔ میرے پاس کوئی ایسا آلہ بھی نہیں ہے جس سے میں پَرَکھ سکوں کہ یہ صحابۂ کرام کے مزرات ہیں یا نہیں؟

کیا ویڈیو شیئر نہ کرنے سے نقصان ہو جاتا ہے؟

سُوال: ایک ویڈیو دکھائی گئی جس میں دو مُنہ والا سانپ دکھائی دے رہا تھا اور اس ویڈیو میں یوں کہا جا رہا تھا: "جو اس کو شیئر کرے گا اللہ کے حکم سے امیر ہو جائے گا، یہ آزمائی ہوئی بات ہے، پانچ بندوں نے اسے دیکھ کر شیئر کیا، وہ راتوں رات امیر ہو گئے اور تین بندوں نے اسے شیئر نہیں کیا، ان کا ایکسیڈنٹ ہو گیا، آپ کے صرف پانچ سیکنڈ لگیں گے، شیئر کر دو، ورنہ زندگی بھر پچھتاؤ گے۔ اگر اپنی زندگی سے پیار ہے تو اسے شیئر کر دو!" اس طرح کی ویڈیو کے ذریعے لوگوں کو پریشان کرنا کیسا؟

---

1 ......شرح سفر السعادۃ، ص۳۲۷۔

جواب: اس طرح کی ویڈیو کو شیئر کرنے والے واقعی لوگوں کو پریشان کر رہے ہیں، ایسوں کو چاہیے کہ لوگوں کو پریشان نہ کریں۔ اس ویڈیو میں جو دو مُنہ والا سانپ دکھایا گیا ہے وہ کوئی ٹیکنیک (Technique) ہوگی۔ دو مُنہ والے سانپ کے بارے میں سنا ہے کہ وہ ایسا سانپ ہوتا ہے جس کے دونوں طرف مُنہ ہوتا ہے، جیسے ٹرین میں دونوں طرف انجن لگتے ہیں، اسی طرح کنکھجورے کے بھی دونوں طرف مُنہ ہوتا ہے اور اس کی دُم نہیں ہوتی۔ اگر اس کے دونوں مُنہ مخالف سَمت چلیں گے تو چل ہی نہیں سکیں گے۔ اگر اس کو بیچ سے دو ٹکڑے کر دیا جائے تو مرتا نہیں ہے، بلکہ ٹکڑے بھاگ جاتے ہیں، پھر ہر ٹکڑے میں الگ سے دوسرا مُنہ بن جاتا ہے۔ یہ سب اللہ کی شان ہے۔ ویڈیو میں جو سانپ دکھایا گیا ہے وہ یا تو Fake (یعنی جھوٹ) ہے یا ہو سکتا ہے کہ اس طرح کا سانپ پایا بھی جاتا ہو، لیکن اس کو شیئر کرنے کا فائدہ اور نہ شیئر کرنے کا جو نقصان بتایا گیا ہے اس پر اعتماد نہیں کرنا چاہیے، بلکہ اس کو شیئر کرنے سے بچنا چاہیے۔ میں نے بچپن میں پرچے دیکھے تھے جن کے بارے میں یہ کہا جاتا تھا کہ ان کی 30 فوٹو کاپیاں کروا کر بانٹو۔ فُلاں فُلاں نے بانٹا تو اس کو اتنا اتنا فائدہ ہو گیا اور فلاں نے اس کو غلط کہا تو اس کا بچہ مر گیا۔ ”فتاویٰ رضویہ“ میں بھی اس سے ملتے جلتے پرچے کا ذکر ہے اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے اس کی تردید فرمائی ہے کہ ایسا کچھ نہیں ہے۔(1) لوگوں میں علم کی کمی ہے جس کی وجہ سے اس طرح کے لوگ انہیں بے وقوف بنا دیتے ہیں اور یہ بھی بے وقوف بننے کے لئے انتظار میں بیٹھے ہوتے ہیں۔

مالی جُرمانہ لینا کیسا؟

سُوال: ہم کسی کمپنی سے مال خریدتے ہیں تو انہیں چیک (Cheque) دیتے ہیں، پھر کسی وجہ سے اگر چیک Bounce (یعنی مسترد) ہو جاتا ہے تو کمپنی والے ہم سے Penalty (یعنی جرمانہ) لیتے ہیں۔ ان کا ایسا کرنا کیسا؟ (محمد نادر۔ کراچی)

جواب: Penalty تَعْزِیْر بِالْمَال (یعنی مالی جرمانہ) ہوتا ہے جو کہ اَحناف کے نزدیک جائز نہیں ہے۔(2) کمپنی کا اس طرح Penalty لینا ناجائز ہے۔ البتّہ چیک Bounce ہونے کی کئی وجوہات ہوتی ہیں۔ اگر چیک دینے والے کو پہلے پتا تھا

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۹/ ۶۱۹۔

2 ...... بحر الرائق، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، ۵/ ۶۸۔

کہ اکاؤنٹ میں پیسے نہیں ہیں اور اس نے جان چھڑانے کے لئے چیک بنا دیا اور وہ Bounce ہو گیا تو اس چیک بنانے والے نے دھوکا دیا اور دھوکا دینا گناہ ہے،[1] اس سے توبہ کرنی ہو گی۔ دھوکا دینا مسلمان کا کام نہیں، بلکہ یہ اوباش، بدمَعاش اور کَرَپٹ لوگوں کا کام ہے۔ جسے Bounce چیک دیا ہے وہ Penalty تو نہیں لے سکتا، لیکن قانونی طریقہ کار کے مطابق Case کر سکتا ہے۔

سونے کے ایک سیٹ کے بدلے نیا سیٹ خریدنا کیسا؟

سُوال: جیولر کو سونے کا پرانا سیٹ دے کر نیا سیٹ لیا جاتا ہے۔ ایک سیٹ بھاری ہوتا ہے، جبکہ دوسرا ہلکا ہوتا ہے۔ جو کمی بیشی ہوتی ہے اس کے بدلے قیمت لے لی جاتی ہے۔ کیا اس طرح کرنا جائز ہے؟ (سکندر محمود۔ برلین، جرمنی)

جواب: "دارُالافتاء اہلِ سنّت" کے ایک فتوے کی روشنی میں اس کا جواب عرض کرتا ہوں: اگر پرانے سیٹ کے بدلے نیا سیٹ خریدا اور مزید رقم شامل نہیں کی تو یہ دو وجہوں سے سُود اور حرام ہے: (1) پہلی وجہ یہ ہے کہ سونے کو سونے کے بدلے میں برابر برابر خریدنا ضروری ہے اور کمی بیشی کے ساتھ سونے کے بدلے سونا خریدنا احادیثِ مبارکہ اور فقہی جزئیات کے مطابق سُود و حرام ہے۔ اسے "رِبَا بِالْفَضْل" (یعنی کمی بیشی کا سُود) کہا جاتا ہے۔[2] (2) سُود ہونے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ نیا سیٹ ہاتھوں ہاتھ نہیں دیا جاتا، بلکہ کچھ دنوں بعد دیا جاتا ہے، حالانکہ سونے کو سونے کے بدلے یا چاندی کو چاندی کے بدلے ہاتھوں ہاتھ ہی بیچنا دُرُست ہے۔ اگر ایک طرف سے بھی اُدھار ہو تو یہ "رِبَا بِالنَّسِیْئَة" (یعنی اُدھار کا سُود) ہو جائے گا جو ناجائز ہے اور اس کے ناجائز ہونے کے بارے میں بھی صریح الفاظ میں احادیث موجود ہیں۔[3] اگر پرانا زیور وَزن میں کم ہو اور نیا زیور وَزن میں زیادہ ہو، لیکن سُنار زیادہ سونے کے بدلے رقم بھی لے تو یہاں "رِبَا بِالْفَضْل" (کمی بیشی کا سُود) تو نہیں ہو گا، لیکن چونکہ سیٹ کے بدلے دوسرا سیٹ ہاتھوں ہاتھ نہیں دیا جاتا، اس لئے

---

1 ......احیاء العلوم، کتاب ذم الجاہ والریاء، بیان حقیقۃ الریاء وما یراءی بہ، ۳/۳۶۹۔ احیاء العلوم (مترجم)، ۳/۸۸۹۔

2 ......بہار شریعت، ۲/۷۶۹، حصّہ: ۱۱۔

3 ......حضرتِ ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سونا سونے کے عوض اور چاندی چاندی کے عوض برابر برابر بیچو، جو زیادہ دے یا زیادہ لے اس نے سودی کاروبار کیا۔ (نسائی، کتاب البیوع، باب بیع الدرہم بالدرہم، ص ۷۳۷، حدیث: ۴۵۷۸)

یہاں ”رِبَا بِالنَّسِیْئَۃ“ (یعنی اُدھار کا سُود) ہونے کی وجہ سے یہ صورت بھی ناجائز و حرام ہوگی۔[1] یہاں سُود سے بچنے کی ایک صورت یہ ہوگی کہ جب گاہک سنار کو پرانا زیور بیچنے آئے تو رقم کے بدلے اس زیور کا ریٹ طے کر کے پہلے زیور خرید لے، مثلاً 1000 روپے کے بدلے زیور خرید لے اور اس قیمت کی ادائیگی کے لئے مدّت مقرّر کرے اور زیور پر قبضہ کر لے، اب اس کے ذِمّے گاہک کا قرض (یعنی پرانے زیور کی قیمت) ہے، اس کے بعد نئے عَقْد (یعنی نئے سودے) کے ذریعے گاہک سے نئے سیٹ کا سودا طے کرے۔ اب سُنار سے پرانے سیٹ کے بدلے میں جو رقم لینی تھی نئے سیٹ کی قیمت کی ادائیگی میں اسے شامل کر لیا جائے، اب نئے سیٹ کی رقم میں جتنے باقی رہ گئے ہوں وہ شامل کر کے نیا سیٹ حاصل کر لیا جائے۔ یونہی اگر پرانا سیٹ وَزن میں کم ہو اور اس کے ساتھ رقم ملا کر نیا سیٹ خریدتے ہوئے سُود سے بچنا چاہتے ہیں تو اس کی صورت یہ ہے کہ جب نیا سیٹ تیار ہو تو ہاتھوں ہاتھ سودا کیا جائے، یعنی کم وزن والے پرانے سیٹ کے ساتھ رقم ملا کر کُل قیمت سُنار کو دے دی جائے اور اسی وقت نئے سیٹ پر قبضہ کر لیا جائے۔ اللہ پاک مسلمانوں کو شرعی احکام سیکھنے، سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سُود کی مذمت سے متعلق احادیثِ مبارکہ

سُوال: سُود کی مذمت میں کچھ بیان فرما دیجئے۔[2]

جواب: سُود بہت بُری چیز ہے۔ اس وقت تقریباً ساری دنیا ہی سُود کی لپیٹ میں ہے اور اسی وجہ سے آفات و بلیّات کی لپیٹ میں ہے۔ مصیبت تو یہ ہے کہ پان کے کیبن والا، ہوٹل والا، کریانہ والا، اَلْغرض ایک بہت بڑی تعداد سُود میں مبتلا ہے۔ ہر ایک سُود نہیں کھاتا، میں جنرل بات کر رہا ہوں۔ بہت سے لوگوں کو تو سُود کے مسائل ہی نہیں پتا ہوتے کہ سُود کب ہوتا ہے اور کب نہیں ہوتا؟ جیسے کوئی پوچھے کہ پان والا کیسے سُود میں مبتلا ہے تو اس کی صورت یہ ہے کہ کسی نے پان والے کے پاس ایک ہزار روپے رکھوائے اور کہا کہ میں تم سے روز پان کھاتا رہوں گا، تم ان پیسوں سے کاٹتے رہنا،

1 ...... بہارِ شریعت، ۲/۸۲۱، حصہ: ۱۱۔

2 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت)

یہ سُود ہے،(1) کیونکہ یہاں قرض سے نفع اٹھانا پایا جا رہا ہے، یعنی جس نے قرض دیا اس کی رقم محفوظ ہو گئی، اب اگر ایک ہزار روپے گم ہو جاتے ہیں تو دُکان دار ذِمّہ دار ہو گا اور یہ پان والے کی طرف سے سُود کا دینا ہوا۔ اس کے عِلاوہ بھی سُود کی مزید کئی اقسام ہیں۔

سُود کی مذمّت میں احادیثِ مبارکہ بھی وارد ہوئیں ہیں جن میں سے چند اَحادیث پیش کرتا ہوں: "نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جان بوجھ کر سُود کا ایک درہم کھانا 36 مرتبہ بدکاری کرنے سے زیادہ سخت ہے۔"(2) ایک روایت میں ہے: نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "سُود کا گناہ 70 حصّہ ہے، ان میں سب سے کم درجہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ بدکاری کرے۔"(3) ایک حدیث شریف میں فرمایا: "اگرچہ سُود سے بظاہر مال زیادہ ہوتا ہے، لیکن نتیجہ یہ ہے کہ مال کم ہو جاتا ہے۔"(4) ایک حدیث شریف میں ہے: "شبِ معراج میرا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جس کے پیٹ گھر کی طرح بڑے بڑے تھے اور ان پیٹوں میں سانپ تھے، جو باہر سے دکھائی دے رہے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ جواب دیا: یہ سُود خور ہیں۔"(5) سُود سے حاصل ہونے والا مال حرام ہے(6) اور مالِ حرام کے متعلق حدیثِ مبارکہ میں نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "جو بندہ حرام مال کماتا ہے اگر اسے خرچ کرے تو اس میں بَرَکت نہیں ہوتی، صدقہ کرے تو قبول نہیں ہوتا اور اپنے بعد چھوڑ کر مرے تو وہ مال اس کے لئے جہنم میں جانے کا سامان ہوتا ہے۔"(7) ہمارے ہاں کئی ایسے لوگ ملیں گے جو سود سے بچنا چاہتے ہوں گے، لیکن انہوں نے سُود کے بارے میں ضروری علم بھی حاصل نہیں کیا ہوتا، اس لئے پھنس جاتے ہیں، کیونکہ جب سُود کے بارے میں علم

---

1. درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/۶۴۹۔
2. مسند امام احمد، مسند الانصار، ۸/ ۲۲۳، حدیث: ۲۲۰۱۶۔
3. ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب التغلیظ فی الربا، ۳/۷۲، حدیث: ۲۲۷۴۔
4. مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/ ۵۰، حدیث: ۳۷۵۴۔
5. ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب التغلیظ فی الربا، ۳/ ۷۱، حدیث: ۲۲۷۳۔
6. فتاویٰ رضویہ، ۱۷/ ۱۳۷۔
7. مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/ ۳۳، حدیث: ۳۶۷۲۔

ہو گا تو ہی اس سے بچ سکیں گے، ورنہ بغیر علم حاصل کئے کیسے بچیں گے؟ جو لوگ تجارت کرتے ہیں ان کے لئے تجارت کے ضروری مسائل سیکھنا فرض ہیں۔[1] اللہ کریم ہم سب مسلمانوں کو سود کی نحوست سے محفوظ رکھے۔

کیا سرکار کو علمِ غیب ہے؟

سُوال: کیا نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو علمِ غیب ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: نبی کا لغوی معنیٰ ہے: "غیب کی خبریں بتانے والا۔" اللہ پاک کی عطا سے ہمارے نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بہت سارا علمِ غیب حاصل ہے، کیونکہ اللہ پاک نے فرمایا ہے کہ وہ اپنے پسندیدہ رسولوں کو غیب کی خبر دینے کے لئے چن لیتا ہے، جیسا کہ اس آیتِ مبارکہ میں فرمایا گیا: ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَیْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ یَّشَآءُ﴾[2] (ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں اللہ چُن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے)۔ اس کے عِلاوہ اور بھی بہت سی آیتیں موجود ہیں جن میں نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے غیب کی خبریں جاننے اور بتانے کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

نماز کے بعد مصافحہ کرنا کیسا؟

سُوال: نماز کے بعد ایک دوسرے سے ہاتھ ملانا کیسا؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: نماز کے بعد ایک دوسرے سے ہاتھ ملانا جائز ہے، بلکہ اچھی نیّت کے ساتھ ثواب کا کام ہے۔[3]

اَجیروں کے لئے ٹیلی تھون میں حصّہ ملانے کا طریقہ

سُوال: جامعاتُ المدینہ اور مدارسُ المدینہ (دعوتِ اسلامی) کے لئے ہونے والے ٹیلی تھون میں دعوتِ اسلامی کے اجیر اسلامی بھائی کس طرح تعاوُن کرسکتے ہیں؟[4]

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۶۲۴۔

2 ...... پ۴، آل عمران: ۱۷۹۔

3 ...... درمختار مع ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء، ۹/۶۲۸۔

4 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت)

جواب: ملک وبیرون ملک دعوتِ اسلامی کے 30 ہزار سے زائد اجیر ہیں۔ اگر ہر اجیر ایک یونٹ بھی دے دے تو بہت بڑا مسئلہ حل ہو جائے۔ اللہ پاک ہمارے اجیروں کو ایسا دل عطا فرمائے۔ راہ خدا میں دینے کے لئے دل اور جذبہ ہونا چاہیے، جیسے جامعۃ المدینہ کے ایک استاد صاحب نے ٹیلی تھون میں اپنا 24 ہزار کا موبائل دے دیا۔ اسی طرح ہمارے مفتی حسان صاحب کے ایک شاگرد جو بے چارے بے روزگار ہیں انہیں بڑا جذبہ تھا کہ وہ بھی ٹیلی تھون میں کچھ حصّہ ملائیں، لیکن اسباب نہیں تھے۔ اسی کش مکش میں مُنہ لٹکائے گھر پہنچے تو ان کے بچّوں کی امّی نے دیکھ کر پوچھا کہ خیریت تو ہے آپ کا مُنہ کیوں اُترا ہوا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ٹیلی تھون میں دینے کے لئے میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ تو ان کی بیوی نے اپنا سونا نکال کر پیش کیا کہ یہ لیجئے اور ٹیلی تھون میں پیش کر دیجئے، وہ سونا تقریباً 26 ہزار روپے کا تھا۔ بہر حال! اللہ پاک اپنی راہ میں خرچ کرنے کے لئے دل عطا فرمائے۔ میرے اجیر مدنی بیٹے اور مدنی بیٹیاں سب نیّت کریں کہ 12 ماہ تک اپنی تنخواہ کا دو فیصد حصّہ ٹیلی تھون کی مد میں کٹوائیں گے، یعنی ایک ہزار پر صرف 20 روپے اور 10 ہزار پر صرف 200 روپے ہر ماہ ٹیلی تھون کی مد میں کٹ جایا کریں گے۔ اس سے زیادہ بھی اگر کوئی دینا چاہے تو مرحبا! جتنا شہد ڈالیں گے اتنا میٹھا ہو گا۔

ٹیلی تھون میں حصّہ ملانے والے اجیروں کے لئے دعائے عطار

یا اللہ! دعوتِ اسلامی کے کسی بھی شعبے کا اجیر میرا وہ مدنی بیٹا یا بیٹی جو اپنی تنخواہ میں سے 12 ماہ تک ہر مہینے دو فیصد ٹیلی تھون میں دے اسے اس سے پہلے موت نہ دینا جب تک وہ تیرے محبوب کا جلوہ نہ دیکھ لے، اسے برے خاتمے سے بچانا، اسے ایمان کی سلامتی نصیب ہو، اسے بلا حساب وکتاب جنّت میں داخلہ نصیب ہو اور جنّتُ الفردوس میں تیرے پیارے محبوب کا پڑوس عطا ہو۔ یا اللہ جو اپنی تنخواہ یا اپنی کمائی سے دو فیصد دینا چاہتے ہیں ان کے حق میں بھی یہ تمام دعائیں قبول فرما۔

ٹیلی تھون میں زیورات دینے والی خوش نصیب اسلامی بہنیں

سُوال: جب بھی دعوتِ اسلامی ٹیلی تھون کرتی ہے تو کئی اسلامی بہنیں اپنا سونا اور زیور دیتی ہیں، جبکہ کئی ایسی اسلامی بہنیں بھی ہیں جن کے پاس سالوں سے سونا موجود ہے جو وہ پہنتی بھی نہیں ہیں اور آج کل حالات بھی ایسے ہیں کہ کسی تقریب یا شادی کے موقع پر بھی وہ ان زیورات کو نہیں پہن سکتیں، بلکہ ان کی جگہ آرٹیفیشل جیولری پہنتی ہیں، تو کیا

انہیں بھی اپنا سونا دعوتِ اسلامی کے ٹیلی تھون میں جمع کروا دینا چاہیے ؟ (رکنِ شوریٰ حاجی ابو مدنی عبدُ الحبیب عطاری)

جواب: آپ کیسی بات کر رہے ہیں!! عمر بھر جس سونے کو کلیجے سے لگائے رکھا، دنیا سے جاتے جاتے وہ سونا آپ کو کیسے دے دیں!! ہو سکتا ہے ان کی خواہش ہو کہ یہ سونا اپنے ساتھ قبر میں بھی لے جائیں۔ ”تقریباً 30 سال پرانی بات ہے، میں ایک صاحب سے ملنے گیا، انہیں ہوش نہیں تھا، ان کے پاس ایک بٹوا رکھا ہوا تھا جس میں کچھ رقم تھی، ان کے کسی خادم نے مجھے بتایا کہ جب انہیں ہوش آتا ہے تو تکیے کے نیچے سے بٹوا نکالتے ہیں اور اسے کھول کر دیکھتے ہیں کہ اس میں رقم موجود ہے یا نہیں ؟ اور رقم دیکھ کر واپس رکھ دیتے ہیں۔“ اسی طرح ”سونے“ سے بھی جان نہیں چھوٹتی۔ کئی لوگ زکوٰۃ بھی نہیں دیتے۔ اگر کسی کے پاس سونا ہے اور زکوٰۃ کی شرائط بھی پائی جا رہی ہیں، لیکن ابھی تک زکوٰۃ ادا نہیں کی تو ان کے لئے پہلا مشورہ یہی ہے کہ سب سے پہلے زکوٰۃ ادا کریں۔ اگر عورتیں سونے کو اپنے ساتھ قبر میں بھی لے جانا چاہتی ہیں تو اس کا آسان سا نسخہ یہ ہے اس سونے کو راہِ خدا میں دے دیں، یہ الگ بات ہے کہ جب آپ اپنے سونے کو راہِ خدا میں دے دیں گی تو یہ آپ کو نظر نہیں آئے گا، لیکن قبر میں ایسا نظر آئے گا کہ اگر کسی کو بتانے کی اجازت مل جائے تو وہ بھی سن کر اپنا سونا راہِ خدا میں دے دے کہ مجھے قبر میں چاہیے۔ ویسے بھی مال وفا نہیں کرتا، بڑے بوڑھے بھی اپنا مال و دولت دنیا میں چھوڑ جاتے ہیں، پھر ان کی اولاد اس پر قبضہ کرتی ہے اور انہیں ایصالِ ثواب بھی نہیں کرتی کہ ماں باپ نے اتنا مال و دولت چھوڑا ہے، چلو ان کے ایصالِ ثواب کی نیت سے مسجد یا مدرسہ ہی بنا دیں، یا کسی غریب کو کام دھندے پر لگا دیں۔ اس لئے آپ ابھی سے اپنا سونا راہِ خدا میں دے دیں، اِنْ شَآءَ اللہ یہ قبر میں بھی کام آئے گا اور قیامت میں بھی کام آئے گا۔ اگر آپ یہ سمجھیں کہ میں اپنے ٹیلی تھون کے لئے زور لگا رہا ہوں تو واقعی ایسا ہی ہے کہ میں اپنے ٹیلی تھون کے لئے ہی کوشش کر رہا ہوں، پھر بھی اگر آپ کو سمجھ نہیں آتا اور آپ چاہتی ہیں کہ آپ کا سونا قبر میں آپ کے ساتھ جائے تو اپنے محلے کی مسجد میں یہ سونا دے دیں، یا جہاں آپ کا دل مانے وہاں دے دیں، ورنہ یہ قبر میں کام نہیں آئے گا، بلکہ اگر کسی مال کی زکوٰۃ نہیں دی ہو گی تو وہ بروزِ قیامت پَتْر (یعنی دھات کا ٹکڑا) بنا کر جسم پر داغا جائے گا۔[1]

---

1 ...... ابو داؤد، کتاب الزکاۃ، باب فی حقوق المال، ۲/ ۱۷۴، حدیث: ۱۶۵۸۔

www.dawateislami.net

ٹیلی تھون میں اپنا گھر، بنگلہ اور کوٹھی دینے والوں کے لئے دعائے عطار

سُوال: زندگی میں پہلی بار کشمیر کے مختلف مقامات پر جانا ہوا تو وہاں دیکھا کہ 80 فیصد سے زائد بنگلوز، کوٹھیاں خالی پڑے ہیں۔ میں نے ان گھروں کے بارے میں معلومات کی تو بتایا گیا کہ کئی کئی سالوں سے یہ گھر اسی طرح خالی پڑے ہیں، کیونکہ ان کے بنانے والے UK اور یورپ میں منتقل ہوگئے ہیں، جبکہ بعض تو انتقال بھی کر گئے ہیں، اب ان کی اولاد بھی یہاں نہیں آتی۔ اگر ان گھروں کے مالکان اپنے گھر دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ و مدارسُ المدینہ کے لئے وقف کر دیں تو کیسا رہے گا؟ (رُکنِ شوریٰ حاجی ابو مدنی عبد الحبیب عطاری)

جواب: کشمیر میں کچھ ایسے علاقے ہیں جنہیں Mini UK (یعنی چھوٹا انگلینڈ) کہا جاتا ہے۔ جن کے پاس پیسا ہوتا ہے وہ اپنا ایک گھر پاکستان میں بھی بنوا لیتے ہیں، تاکہ جب کبھی پاکستان آئیں تو اس گھر میں رہ سکیں۔ جیسے بعض پیسے والے جو دُبئی یا عرب امارات میں رہتے ہیں تو وہ اپنا ایک گھر کراچی میں بناتے ہیں جس سے انہیں سہولت رہتی ہے، کیونکہ ہر ایک کو ہوٹل موافق نہیں آتا اور جب یہ یہاں نہیں ہوتے تو یہ گھر ویران پڑا رہتا ہے اور عوام میں یہ بات مشہور ہے کہ جو گھر خالی رہتا ہے اس میں جنّات کا بسیرا ہو جاتا ہے، اس بات کی حقیقت اللہ پاک ہی بہتر جانتا ہے۔ لوگ گھر کے لئے چوکیدار بھی رکھتے ہوں گے، کیونکہ ہمارے ہاں قبضہ مافیا کا بھی ڈر رہتا ہے، اس لئے جو عقل مند ہیں وہ اپنے اس گھر کو راہِ خدا میں وقف کرکے جنّت کے گھر میں منتقل کر دیں۔ یقیناً اگر راہِ خدا میں اپنا گھر دینے کے بدلے اللہ پاک کے کرم سے جنّت میں گھر مل گیا تو وہ دنیا کے اس گھر سے اتنا بہتر ہو گا کہ کوئی عقل اس کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی۔ اگرچہ احادیثِ مبارکہ میں ہمیں سمجھانے کے لئے جنت کی مختلف مثالیں بیان کی گئی ہیں۔ لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ جب جنت دیکھیں گے تو ہی پتا چلے گا، کیونکہ جنت کی نعمتوں کے بارے میں یہ بھی منقول ہے کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی دل پر ان کا خیال گزرا۔[1] ہمت کیجئے اور اپنے کوٹھی، بنگلے راہ خدا میں وقف کر دیجئے۔

---

(1) مسلم، کتاب الجنة وصفة نعيمها ... الخ، باب صفة الجنة، ص ١١٦٢، حدیث: ٧١٣٢۔

یااللہ! جو کوئی اپنی کوٹھی، بنگلہ یا گھر دعوتِ اسلامی کو دے دے اسے جنّت میں تیرے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پڑوس میں عالی شان گھر عطا فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حَسَن رضا نے کمال کر دیا!

سُوال: ہمیں ایسا کیا کرنا چاہیے جس سے ہم بھی اپنے بچوں میں اس طرح پڑھنے کا شوق بیدار کر سکیں؟ (ایک ویڈیو دکھائی گئی جس میں امیرِ اہلِ سنّت کے رَضاعی پوتے حَسَن رضا دورانِ سبق اپنے قاری صاحب کی ویڈیو کال کٹنے پر رو رہے تھے)

جواب: عام طور پر بچّے اس لئے روتے ہیں کہ ”مجھے سبق نہیں پڑھنا، یا میں سبق نہیں پڑھوں گا۔“ لیکن حَسَن رضا نے کمال کر دیا۔ حَسَن رضا کے رونے کی وجہ یہ تھی کہ ان کے قاری صاحب (مبلغ دعوتِ اسلامی محمد رضوان عطاری مدنی) نے کہا: ”میں 10 منٹ بعد پڑھاؤں گا، کیونکہ مجھے فیضانِ مدینہ جانا ہے۔“ یہ جمعرات کا دن تھا۔ حَسَن رضا نے ضِد پکڑی کہ نہیں! مجھے ابھی پڑھنا ہے۔ ان کے اِصرار پر قاری صاحب نے سفر کے دوران انہیں پڑھانا شروع کیا، لیکن درمیان میں دوبارہ رابطہ منقطع ہو گیا، جس پر حَسَن رضا رونے لگے۔ میں اس وقت دوسرے کمرے میں اپنی نماز کی جگہ پر تھا، لیکن حَسَن رضا کے رونے کی آواز آ رہی تھی۔ یہ ویڈیو حَسَن رضا کے والد صاحب (محمد علی عطاری) نے بنائی تھی اور مجھے سارا قصّہ بھی بتایا تھا۔ حَسَن رضا ابھی مدنی قاعدہ پڑھتے ہیں۔ اللہ کریم انہیں حقیقی معنوں میں پڑھنے کی حرص عطا فرمائے۔

گفتگوئے مصطفٰے! مرحبا مرحبا!

سُوال: پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی گفتگو کیسی ہوتی تھی؟ اس حوالے سے کچھ بیان فرما دیجئے۔ [1]

جواب: اے عاشقانِ رسول! آپ نے شاید یہ محاورہ سنا ہو گا: ”سمندر کو کوزے میں بند کرنا۔“ اس کا مطلب یہ ہے کہ بڑی بات کو مختصر الفاظ کے ساتھ بیان کر دینا۔ عربی کا ایک محاورہ ہے: ”خَیْرُ الْکَلَامِ مَا قَلَّ وَ دَلَّ“ یعنی بہترین کلام وہ ہے جو قلیل یعنی مختصر اور پُر دلیل ہو۔ [2] اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مدنی، محمدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے تمام تر

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت)

2 ...... تفسیر روح البیان، پ۷، المآئدۃ، تحت الآیۃ: ۱۰۰، ۲/ ۴۴۸۔

www.dawateislami.net

فضائل و کمالات کے ساتھ اپنی پاک ذات میں منفرد، بے مثال اور یکتا ہیں، آپ جیسا کوئی نہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب سے بڑھ کر فصیح و بلیغ ہونے کے ساتھ ساتھ "جَوَامِعُ الْکَلِم" یعنی مختصر سے جملے میں زیادہ معانی کو بیان کرنے کے معجزے سے نوازے گئے ہیں۔(1) حضرت علّامہ احمد بن محمد صاوی مالکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے اپنے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تمام زبانیں سکھا دی تھیں۔(2) "مرآۃ المناجیح" میں ہے: "حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قدرتی طور پر تمام زبانیں جانتے ہیں۔ جب حضور جانوروں، پتھروں، کنکروں کی بولیاں سمجھتے ہیں تو انسانوں کی بولی کیوں نہ سمجھیں گے!"(3) ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: "ہمارے حضور زندگی شریف میں تمام زبانیں جانتے ہیں، حتّٰی کہ لکڑی و پتھر کی زبانیں۔ جانور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے فریادیں کرتے تھے اور اب بھی ہر زبان سے واقف ہیں۔ حضور کے روضہ پر ہر فریادی اپنی زبان میں عرض و معروض کرتا ہے، وہاں ترجمہ کی ضرورت نہیں پڑتی۔"(4) کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

وہ سمجھتے ہیں بولیاں سب کی، وہی بھرتے ہیں جھولیاں سب کی
آؤ بازارِ مصطفٰے کو چلیں، کھوٹے سکّے وہیں پہ چلتے ہیں

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مختلف علاقوں سے حاضر ہونے والے لوگوں سے انہی کی زبان میں بلا تکلف گفتگو فرماتے تھے۔(5) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک گفتگو سب سے زیادہ شیریں یعنی میٹھی اور ادائیگی میں سب سے زیادہ جلد ادا ہونے والی تھی۔(6) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کلامِ مبارک دلوں پر بہت زیادہ اثر انداز ہوتا اور دلوں کو موہ لیتا تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب بیان فرماتے تو سب سے زیادہ خیر خواہی کرنے والے ہوتے اور نامناسب بات جیسے

1 ...... بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب قول النبی: نصرت بالرعب... الخ، ۲/ ۳۰۳، حدیث: ۲۹۷۷۔
2 ...... حاشیۃ الصاوی، پ۱۳، ابراھیم، تحت الآیۃ: ۴، ۳/ ۱۰۱۴۔
3 ...... مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۳۳۵۔
4 ...... مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۱۳۵۔
5 ...... الشفاء، الباب الثانی فی تکمیل محاسنہ، فصل واما فصاحۃ اللسان، ۱/ ۷۰۔
6 ...... الشفاء، الباب الثانی فی تکمیل محاسنہ، فصل واما فصاحۃ اللسان، ۱/ ۸۱۔

کسی پر طنز کرنا یا مذاق اڑانا وغیرہ ہرگز نہ فرماتے۔[1] آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہر حرف مہذب ہوتا تھا، بلکہ ہر حرف سے تہذیب کے سوتے پھوٹتے تھے۔

حضرتِ سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں سارے عرب میں گھوما پھرا ہوں اور میں نے بڑے بڑے فصحائے عرب یعنی بہت اچھے انداز سے عربی بولنے والوں کو بھی سنا ہے، لیکن آپ سے زیادہ فصیح کسی کو نہیں سنا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مجھے میرے رب نے ادب سکھایا ہے۔"[2] اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں:

میں نثار تیرے کلام پر، ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو، وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں
ترے آگے یوں ہیں دبے لچے، فصحا عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے مُنہ میں زباں نہیں، نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں (حدائقِ بخشش)

شرح کلامِ رضا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ کے پیارے پیارے کلام پر قربان جاؤں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جیسی شیریں گفتگو کرنے والی زبان کسی کو بھی نہیں ملی، آپ کی مبارک گفتگو میں کوئی اعتراض نہیں اور آپ کا بیان تو ایسا ہے کہ اس کا بیان ہی نہیں ہو سکتا۔ اے میرے آقا و مولیٰ! آپ کے سامنے عرب کے بڑے بڑے فصیح و بلیغ عربی بولنے والے ایسے ہیں جیسے گونگے ہوں، ان کے مُنہ میں زبان تو کیا! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے آنے کے لئے ان کے جسموں میں گویا جان ہی نہیں ہے۔

حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ ہم سب سے زیادہ فصیح ہیں، جبکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہیں تشریف بھی نہیں لے گئے، پھر اس میں کیا راز ہے؟ تو شہد سے بھی شیریں

---

1 ......مسلم، کتاب الجمعۃ، باب تخفیف الصلاۃ والخطبۃ، ص ۳۳۵، حدیث: ۲۰۰۵ ماخوذاً۔

2 ......مختصر تاریخ دمشق، باب ما روی فی فصاحۃ لسانہ ومنطقہ وبیانہ، ۲/ ۲۰۶۔

بولنے والے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کی لغت مِٹ چکی تھی، جبریل اسے میرے پاس لائے، میں نے اسے یاد کرلیا۔“ (1) اللہ کریم کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مجھے ”جَوَامِعُ الْکَلِم“ کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔“ (2) اے عاشقانِ رسول! میں آپ کو ”جَوَامِعُ الْکَلِم“ کے خزانے سے ایک فرمانِ عالی شان پیش کرتا ہوں۔

بخاری شریف میں ہے: ”کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں، اور مہاجر یعنی ہجرت کرنے والا وہ ہے جو اللہ پاک کی منع کی گئی چیزوں کو چھوڑ دے۔“ (3) شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”یہ حدیث بھی ان ”جَوَامِعُ الْکَلِم“ میں سے ہے جنہیں محدثین نے ”اُمُّ الْاَحَادِیْث“ (یعنی حدیثوں کی اصل، بنیاد) میں شمار کیا ہے۔ غور کیجئے! چند الفاظ ہیں، مگر ان میں معانی کے سمندر موجزن ہیں۔ پہلا حصّہ بندوں کی تمام حق تلفیوں سے بچنے اور تمام حقوق کی ادائیگی کی طرف راہ نُمائی کرتا ہے اور دوسرا حصّہ حُقُوقُ اللہ کی بجا آوری میں ہر قسم کی کوتاہی پر قَدْغَن (یعنی روک) لگا رہا ہے۔ اب ذرا سا غور کرنے پر اس کی شرح میں ہر ذی علم (یعنی عالم) دفتر پر دفتر تیار کرسکتا ہے۔ اگر مسلمان ان دونوں حصّوں پر عمل پیرا ہو جائیں تو ہمارا سَماج (یعنی سوسائٹی اور معاشرہ) امن کا گہوارہ بن جائے اور انسان کا بھی ظاہر و باطن کُندن (یعنی سونے کی طرح چمکنے والا) ہو جائے۔“ (4)

جب کسی کو اُلٹا سیدھا بولنے کا دل کرے، گالی دینا چاہے، برا بھلا کہنا چاہے یا طنز کرنے کا دل کرے تو یہ حدیث یاد کرلے۔ یہ سب میں راہ نُمائی کرے گی۔ کسی کو مارنا پیٹنا چاہے، کچھ چھیننا چاہے، لوٹنا چاہے یا چوری کرنا چاہے، اسی طرح فائرنگ کرنا چاہے، چھری مارنا چاہے یا اللہ نہ کرے بم پھاڑنا چاہے تو بھی یہ حدیث راہ نُمائی کرے گی۔ اگر اس حدیث پر سب کا عمل ہو جائے تو سارا معاشرہ مدینہ مدینہ ہو جائے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

(1) ابن عساکر، باب ما روی فی فصاحۃ لسانہ ومنطقہ وبیانہ، ۴/۳، رقم: ۸۰۳۔

(2) بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب قول النبی: نصرت بالرعب... الخ، ۲/۳۰۳، حدیث: ۲۹۷۷۔

(3) بخاری، کتاب الایمان، باب المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ، ۱/۱۵، حدیث: ۱۰۔

(4) نزہۃ القاری، ۱/۳۰۹۔

اس کی پیاری فصاحت پہ بیحد درود
اس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام
اس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں درود
اُس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش)

جامعۃُ المدینہ کی طالبہ اور خواب میں دیدار مصطفےٰ

سُوال: مَاشَآءَ اللہ جامعۃُ المدینہ (دعوتِ اسلامی) کی ایک طالبہ رَبِیْعُ الْاَوَّل 1442 ہجری کی گیارہویں شب پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت سے مشرف ہوئی۔ خواب میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس طالبہ کے ہاتھوں سے بنے نقشِ نعلِ پاک کو دیکھ کر تبسّم فرمایا اور اپنے نورانی ہاتھوں سے مَس بھی فرمایا۔ اب تک اس نقشِ نعلِ پاک سے خوشبو کی لپٹیں آرہی ہیں اور جہاں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چھوا تھا اس جگہ کاغذ کے گلاب تر ہیں، گویا عطر لگایا ہو۔

(اس نقشِ نعلِ پاک کی ویڈیو دکھا کر یہ مدنی بہار سنائی گئی)

جواب: یہ کلپ سوشل میڈیا پر چلا تھا اور میں نے بھی دیکھا تھا۔ اس کلپ میں یہ لکھنا چاہیے تھا کہ اس تاریخ تک خوشبو کی لپٹیں آرہی ہیں، کیونکہ ابھی بھی خوشبو آرہی ہو یہ ضروری نہیں ہے اور نہ ہی ہمارے پاس اس کی تحقیق ہے، اس لئے یہ کہنا کہ "ابھی بھی اس نقشِ نعلِ پاک سے خوشبو کی لپٹیں آرہی ہیں" غیر محتاط جملہ ہو جائے گا۔ "ایک بزرگ تھے جو روزانہ ایک مقررہ تعداد میں دُرُود پاک پڑھتے تھے۔ ان کے خواب میں سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور فرمایا: جس مُنہ سے تم دُرُود شریف پڑھتے ہو وہ میری طرف کرو۔ بزرگ کو شرم آئی کہ میں اپنا مُنہ کیسے سامنے کروں! چنانچہ انہوں نے مُنہ کے بجائے اپنا رُخسار آگے کر دیا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے رُخسار پر بوسہ لیا اور پھر ان کی آنکھ کھل گئی۔ بُزُرگ فرماتے ہیں کہ میرا گھر خوشبو سے مہک رہا تھا اور جس رُخسار پر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بوسہ لیا تھا اس سے آٹھ دن تک خوشبو آتی رہی۔"(1) اس واقعے میں آٹھ دن کی قید ہے، یعنی نویں دن خوشبو نہیں آرہی

1 ......القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، ص ۲۸۱، رقم: ۵۱۔

www.dawateislami.net

تھی، اس لئے ممکن ہے کہ کسی خاص وقت تک خوشبو آئے اور پھر نہ آئے۔ بہر حال! اللہ پاک اس طالبہ کو بَرَکت دے اور یہ خواب ان کے لئے مبارک فرمائے، نیز ہم سب کو بھی اس کی بَرکتیں نصیب کرے۔

کیا ایڈوانس پیسے دینا سُود میں داخل ہے؟

سُوال: اگر کسی سے کوئی کام کروانا ہو تو کچھ پیسے ایڈوانس دیئے جاتے ہیں اور باقی پیسے کام ہونے کے بعد دیئے جاتے ہیں، کیا یہ ایڈوانس دینا سُود کے زُمرے میں آتا ہے؟

جواب: یہ سُود نہیں ہے، کیونکہ سُود اس وقت ہوتا ہے جب کسی کو قرض دے کر اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ یہاں ایسا نہیں ہے۔ آپ نے جو ایڈوانس دیا ہے وہ کام نہ ہونے کی صورت میں آپ کو واپس مل جائے گا۔ نہ ایڈوانس جمع کرنے والا گناہ گار ہوگا اور نہ ہی ایڈوانس جمع کروانے والا گناہ گار ہوگا۔ البتّہ بعض لوگ کام نہ ہونے کے باوجود ایڈوانس واپس نہیں کرتے، بلکہ ہڑپ کر جاتے ہیں، ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔[1]

رِکشا ڈرائیور کے تین سُوالات

سُوال: میں رِکشا چلاتا ہوں، عموماً 700 روپے تک دہاڑی لگتی ہے اور کبھی 1000 روپے بھی لگ جاتی ہے۔ اپنا ذاتی رِکشا ہے۔ مالک کا بڑا کرم ہے۔ میرے 3 سُوالات ہیں: (1) کبھی ایسا ہوتا ہے کہ سُواری کہتی ہے: مجھے فُلاں جگہ جانا ہے۔ حالانکہ مجھے وہاں نہیں جانا ہوتا۔ ایسی صورت میں مجھے کیا کرنا چاہیے؟ (2) اتفاق سے کبھی ایکسیڈنٹ ہو جاتا ہے تو زخمی شخص ہمیں بددعائیں دیتا اور گالیاں بکتا ہے۔ اس صورتِ حال کا سامنا کس انداز سے کرنا چاہیے؟ (3) بعض اوقات سُواری زیادہ پیسے دے کر چلی جاتی ہے، ہمیں نہیں پتا ہوتا کہ وہ کس نیّت سے پیسے دے رہی ہے؟ آیا زکوۃ ہے یا کیا ہے؟ کیا وہ پیسے ہمیں رکھ لینے چاہئیں؟ یا نہیں رکھنے چاہئیں؟ (ناصر۔ رِکشا ڈرائیور)

جواب: اللہ پاک آپ کو بَرَکت دے اور آپ کی روزی، روزگار، اخلاق، گفتار اور کردار میں بَرَکتیں نصیب کرے۔

(1) اگر آپ کسی جگہ سُواری لے کر نہیں جانا چاہتے تو آپ مرضی کے مالک ہیں۔ آپ پر یہ بھی پابندی نہیں ہے کہ

---

[1] ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۷/ ۹۴ ماخوذاً۔

ہر کسی کو اپنے رکشے میں بٹھائیں، کیونکہ بعض لوگ مشکوک قسم کے بھی ہوتے ہیں۔ ایسوں سے آپ معذرت کر لیں کہ میں آپ کو نہیں بٹھا سکتا، یا میں آپ کو وہاں نہیں لے جا سکتا۔ آپ گناہ گار نہیں ہوں گے۔ بعض اوقات رکشے والوں کو کوئی روٹ سمجھ نہیں آتا، کیونکہ وہاں سے واپسی میں خالی آنا پڑتا ہے۔

(2) اگر کوئی زخمی ہو گیا ہے تو آپ اس کی مدد کریں۔ وہ گالیاں دے تو اسے نیکی کی دعوت دیں اور سمجھائیں کہ گالی دینے سے زخم نہیں بھرے گا اور نہ ہی زخم دینے والے کو کچھ ہو گا، اس لئے صبر کریں، اس میں فائدہ ہے۔ زخمی کو پیار محبت سے سمجھاتے ہوئے ہسپتال لے کر جائیں اور اس کی مدد کریں۔

(3) اگر 80 روپے بل بنا اور اگلا اپنی خوشی سے 100 روپے دے رہا ہے تو لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اگر کوئی زائد پیسے زکوٰۃ کے طور پر دے رہا ہے اور آپ زکوٰۃ کے حق دار ہیں تو بالکل لے سکتے ہیں۔ البتّہ اگر آپ حق دار نہیں ہیں تو وہ الگ بات ہے۔ زکوٰۃ کوئی ناپاک چیز نہیں ہے، اس کا لینا مستحقِ زکوٰۃ کے لئے جائز ہے۔

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو

سُوال: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کا شعر ہے:

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو

کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو (حدائقِ بخشش)

یہ ارشاد فرمائیے کہ کیا کعبے کا بھی کعبہ ہو سکتا ہے؟

جواب: اس شعر میں "حاجیو!" میں "نون غنہ" نہیں آئے گا، یعنی "حاجیوں!" نہیں پڑھیں گے، کیونکہ جب کسی کو مخاطب کرتے ہیں تو اس میں "نون غنہ" نہیں آتا، جیسے: اے لوگو! پیارے پیارے اسلامی بھائیو! وغیرہ۔ رہی بات کعبے کا کعبہ ہونے کی تو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بے شک کعبے کا کعبہ ہیں، کیونکہ کعبے کا پتا ہمیں انہوں نے ہی دیا اور آپ کعبے سے یقیناً افضل ہیں، بلکہ مدینے شریف میں مزار کے اندر جس جگہ میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما ہیں زمین کا وہ حصّہ کعبہ، کعبے کی سیدھ میں آسمانوں میں موجود فرشتوں کے قبلے بیتُ المعمور، عرش، کرسی جنّت اور

ہر جگہ سے افضل ہے۔[1] جب وہ جگہ ہر جگہ سے افضل ہو سکتی ہے تو اس جگہ تشریف فرما ہونے والے کو اگر ہم کعبے کا کعبہ کہہ دیں تو کیا حرج ہے!!

(اس موقع پر مفتی حسان صاحب نے فرمایا:) کعبے کا ایک معنیٰ توجہ کا مرکز بھی ہے اور کعبے کا اصل مرکز نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات گرامی اور آپ کا روضہ ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ایک مراد یہ بھی ہو۔

میّت پر نوحہ کرنا حرام ہے

سُوال: لوگوں میں موت اور میّت کے موقع پر واویلا کرنے کا رَواج ہوتا ہے، اس میں بعض اوقات خلافِ شرع الفاظ بھی زبان سے نکل جاتے ہیں، کیا یہ بھی گناہ میں آئیں گے؟

جواب: واویلا کرنا، نوحہ کرنا اور جزع فزع کرنا تقریباً سب ایک ہی معنیٰ میں اِستِعمال ہوتے ہیں۔ ”بہارِ شریعت“ میں نوحہ کی تعریف یہ لکھی ہے کہ ”میّت کے اوصاف مبالغہ کے ساتھ بیان کرکے آواز سے رونا نوحہ ہے۔“[2] جیسے یہ کہنا کہ ہنستا تھا تو پھول جھڑتے تھے، کبھی کسی کا دل نہیں دکھایا، بڑا شریف آدمی تھا۔ اب اگر اس میں گرہ لگائیں تو یوں ہو جائے گا کہ بہت اچھا آدمی تھا، نماز ایک نہیں پڑھتا تھا، بڑا اللہ والا تھا، جمعہ پڑھنے کے بہانے بھی مسجد میں نہیں جاتا تھا۔ یہ میں نے سمجھانے کے لئے عرض کیا، کیونکہ عیوب کوئی بھی بیان نہیں کرتا۔ میّت پر نوحہ حرام ہے اور یہ اکثر عورتیں کرتی ہیں۔

اللہ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: ”نوحہ کرنے والی نے اگر مرنے سے پہلے توبہ نہ کی تو قیامت کے دن اس طرح کھڑی کی جائے گی کہ اس پر ایک کُرتا قطران یعنی رال کا ہوگا اور ایک کُرتا جرب یعنی کھجلی کا۔“[3] اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”رال (نامی دھات) میں آگ جلد لگتی ہے اور سخت گرم بھی ہوتی ہے۔ جرب وہ کپڑا ہے جو سخت خارش میں پہنایا جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ نائحہ (یعنی

---

1 ......حاشية الصاوی علی الشرح الصغیر، باب فی حقیقة الیمین واحکامه، ۱/ ۳۵۴۔

2 ......بہارِ شریعت، ۱/ ۸۵۴، حصہ: ۴۔

3 ......مسلم، کتاب الجنائز، باب التشدید فی النیاحة، ص ۳۶۲، حدیث: ۲۱۶۰۔

www.dawateislami.net

نوحہ کرنے والی) پر اس دن خارش کا عذاب مُسلّط ہو گا، کیونکہ وہ نوحہ کرکے لوگوں کے دل مجروح (یعنی غمگین اور زخمی) کرتی تھی تو قیامت کے دن اسے خارش سے زخمی کیا جائے گا۔اس سے معلوم ہوا کہ نوحہ خواہ عملی ہو یا قولی سخت حرام ہے، چونکہ اکثر عورتیں ہی نوحہ کرتی ہیں اس لیے عموماً نائحہ تانیث (یعنی مؤنث) کا صیغہ فرمایا (مطلب یہ کہ اگر مرد بھی ایسا کرے گا تو اسے بھی عذاب ہو گا)۔"(1)

مسلمان بھائی سے تین دن تک بات نہ کرنا کیسا؟

سُوال: جو مسلمان کسی مسلمان سے تین روز تک بات نہ کرے اس پر کیا حکم لگتا ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: اس کی وعیدیں ہیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "کسی مسلم کو یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے، تو جو تین دن سے زیادہ چھوڑے پھر مر جائے تو آگ میں داخل ہو گا۔"(2) اس حدیث کی شرح میں مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "زیادہ سے مراد یا تو ایک ساعت کی زیادتی ہے یا چوتھے دن کی زیادتی یعنی اگر چار دن چھوڑے رہا یا تین سے ایک ساعت زیادہ چھوڑا۔ (مزید فرماتے ہیں:) مسلمان بھائی سے عداوت دنیاوی آگ، حسد، بغض کینہ یہ سب مختلف قسم کی آگ ہیں اور آخرت میں اس کی سزا وہ بھی آگ ہی ہے رب چاہے تو بخش دے چاہے تو سزا دے دے۔"(3)

بہر حال! بلااجازتِ شرعی اپنے کسی مسلمان بھائی سے کسی بھی دشمنی کی وجہ سے تین دن بات چیت بند کر دینا جائز نہیں ہے۔(4) البتّہ اگر کسی سے برسوں ملاقات ہی نہ ہوئی اور اس وجہ سے بات چیت نہ ہو سکی تو وہ اس میں داخل نہیں ہے۔ جب کسی ناراضی کی وجہ سے بات چیت بند ہوتی ہے تو عام آدمی بھی سمجھ جاتا ہے۔ اللہ کریم ہمیں اس سے بچائے۔

---

1 ...... مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۵۰۳۔

2 ...... ابوداؤد، کتاب الادب، باب فیمن یھجر اخاہ المسلم، ۴/ ۳۶۴، حدیث: ۴۹۱۴۔

3 ...... مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۶۱۲۔

4 ...... فتاویٰ رضویہ، ۶/ ۵۲۶۔

کیا جُوئیں مارنے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے؟

سُوال: کیا جُوئیں مارنے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے؟(سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: جُوئیں مارنے، یوں ہی بکرا ذبح کرنے سے وُضو نہیں ٹوٹتا۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہ اگر کوئی باوضو کسی بندے کو قتل کر دے تو اس سے بھی وضو نہیں ٹوٹے گا۔ کسی کو مارنے پیٹنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

❁❁❁

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	اَجیروں کے لئے ٹیلی تھون میں حصّہ ملانے کا طریقہ	11
اگر دوست قرضہ واپس نہ دے تو کیا کریں؟	1	ٹیلی تھون میں حصّہ ملانے والے اجیروں کے لئے دعائے عطار	12
قرض دار کو مہلت دینا کیسا؟	2	ٹیلی تھون میں زیورات دینے والی خوش نصیب اسلامی بہنیں	12
1000 گرام بتا کر 900 گرام کا پیکٹ بیچنا کیسا؟	3	ٹیلی تھون میں اپنا گھر، بنگلہ اور کوٹھی دینے والوں کے لئے دعائے عطار	14
کس بکرے کی قربانی افضل ہے؟	4	حَسَن رضا نے کمال کر دیا!	15
بخشنے کی نسبت غیرِ خدا کی طرف کرنا کیسا؟	5	گفتگوئے مصطفےٰ! مرحبا مرحبا!	15
شہرت کی وجہ سے کسی مزار کو صحابی کا مزار کہنا کیسا؟	6	جامعۃُ المدینہ کی طالبہ اور خواب میں دیدارِ مصطفےٰ	19
کیا ویڈیو شیئر نہ کرنے سے نقصان ہو جاتا ہے؟	6	کیا ایڈوانس پیسے دینا سُود میں داخل ہے؟	20
مالی جُرمانہ لینا کیسا؟	7	رِکشا ڈرائیور کے تین سُوالات	20
سونے کے ایک سیٹ کے بدلے نیا سیٹ خریدنا کیسا؟	8	حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو	21
سُود کی مذمت سے متعلق احادیثِ مبارکہ	9	میّت پر نوحہ کرنا حرام ہے	22
کیا سرکار کو علمِ غیب ہے؟	11	مسلمان بھائی سے تین دن تک بات نہ کرنا کیسا؟	23
نماز کے بعد مصافحہ کرنا کیسا؟	11	کیا جوئیں مارنے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے؟	24

❁❁❁

ماخذ و مراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	**مصنف/مؤلف/متوفی**	**مطبوعات**
تفسیر روح البیان	علامہ اسماعیل حقی البروسوی، متوفی ۱۱۲۷ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
تفسیر صاوی	علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی، متوفی ۱۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت
بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
ابوداؤد	امام ابو داود سلیمان بن الاشعث الازدی سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
نسائی	ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی الخراسانی النسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
ابن ماجہ	امام ابو حسن حنفی معروف سندی، متوفی ۱۱۳۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۶ھ
مسند امام احمد	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
تاریخ ابن عساکر	ابو القاسم علی بن الحسن شافعی، متوفی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
نزہۃ القاری	علّامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی، متوفی ۱۴۲۰ھ	فرید بک اسٹال
بحر الرائق	زین الدین بن ابراہیم ابن نجیم حنفی، متوفی ۹۷۰ھ	کوئٹہ
درمختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
القول البدیع	حافظ محمد بن عبد الرحمن السخاوی، متوفی ۹۰۲ھ	مؤسسۃ الریان
الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰے	قاضی عیاض مالکی، متوفی ۵۴۴ھ	دار الفکر بیروت
مختصر تاریخ دمشق	امام محمد بن مکرم المعروف "ابن منظور"، متوفی ۷۱۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۰۴ھ
حاشیۃ الصاوی علی الشرح الصغیر	علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی، متوفی ۱۲۴۱ھ	مکتبۃ مصطفی البابی الحلبی ۱۳۷۲ھ
شرح سفر السعادۃ	شیخ عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	نوریہ رضویہ پبلشنگ
احیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۱۴۲۰ھ
احیاء العلوم (مترجم)	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **”غور وفکر“** کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: **”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“** اِنْ شَآءَ اللّٰه۔ اپنی اصلاح کے لیے **”مَدَنی اِنعامات“** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **”مَدَنی قافلوں“** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه۔

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92   0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net